O

اداس رات مجھے کچھ بتانے آئی ہے
مِرے وجود کو پھر سے جگانے آئی ہے

جو میرے ساتھ رہا ہے مگر قریب نہیں
اب اُس کی یاد مجھے آزمانے آئی ہے

وہ ایک چوٹ کسی گمشدہ زمانے کی
ہمارے دل کو دوبارہ دُکھانے آئی ہے

تمہاری چاہ کے جنگل میں میری سوچ بھی آج
اداسیوں کے پرندے دِکھانے آئی ہے

کسی کی یاد مِری سوچ سے اُبھر کے عماد
قرینِ دل ہی کہیں ڈوب جانے آئی ہے

https://emad-ahmad.com/